دل کی بات

# شہیدِ ناموسِ صحابہ مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

آسماں را حق بُود گر خوں ببارد بر زمیں
"بر شہادت حق نوازِ حق نما و حق مبیں"

۲۵ رجب (۲۲ فروری ۱۹۹۰ء) کا سورج کیا غروب ہوا کہ تاریکیوں کا طوفان بدتمیزی گمبھیر ہو گیا ایسا اندھیرا چھایا کہ انسانوں کے دل تاریک ہو گئے شرافت ضمیر کی ظلمتوں میں ڈب کے رہ گئی۔ اخلاق درندگی کی وحشتوں کے سامنے تھر تھر کانپنے لگے۔ وحشتوں نے انسانیت کا گھیراؤ کر لیا اور انسانیت کراہتے اور سسکتے دم توڑ گئی۔ مولانا حق نواز جھنگوی کو جنگل کے باسیوں نے شہید کر دیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

ذوقِ ستم جنوں کی حدوں سے گزر گیا
کم ظرف زندہ رہ گئے، انسان مر گیا

اہلِ سنت والجماعت کا آفتاب گہنا گیا۔ اہلِ سنت والجماعت کا ہر فرد غم و اندوہ کی کھائیوں میں گم تصویرِ حیرت بنا کھڑا ہے انجمن سپاہ صحابہ کے جوانوں کے دل خون کے آنسو روتے ہیں وہ غم، غصہ اور انتقام کی تہری آگ میں جل رہے ہیں رو، رو کر چیخ چیخ کر حق نواز کو پکارتے ہیں، حق نواز تو کہاں چلا گیا ہم سب کو سوگوار و بے سہارا چھوڑ کر، حق ..... حق ..... حق نواز سن ہم تمہیں پکار رہے ہیں .... ہماری صدائے غم سن لوٹ آ، خدارا پلٹ آ، پلٹ آ ...... حق نواز کے بچوں کی آہ و بکا، نالہ و شیون بیوہ کے بین اور عرش ہلا دینے والی فریاد نہ سنی جاتی ہے نہ سنائی جا سکتی ہے حالتِ غم اور جدائی کا صدمہ بھلا لفظ اسکے بیان کے کیسے متحمل ہو سکتے ہیں اور مولانا حق نواز کی شہادت کا زخم تو اہلِ سنت والجماعت کے بہت سے زخم ہرے کر گیا، حکیم فیض عالم صدیقی علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، مولانا احسان اللہ، مولانا سید منظور الحسن ھمدانی —— یہ سب جیالے عجمی مشرکوں کی سازش کا شکار ہوئے۔

پاکستان میں قانون نافذ کرنیوالے ادارے اندھے بہرے اور گونگے ہو کر رہ گئے ان میں سے کسی کا قصاص نہیں لیا گیا، ان میں سے کسی کے قاتل گرفتار نہیں کئے گئے، ان میں کسی کے وارثوں کی اشک شوئی نہیں کی گئی، ان میں سے کسی کے وارثوں کو اب اُمید تک بھی نہیں کہ کوئی سی حکومت عدل وانصاف قائم کرے گی۔ اور ان بے گناہ مظلوموں کی دادرسی و حق رسی ہو گی! ایسے ہولناک واقعات اور ایسے بہیمانہ قتل اور ایسی المناک اموات دل ودماغ کو ماضی کی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ میں کھلی آنکھوں اپنا ماضی دیکھ رہا ہوں کہ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ مدینۃ الرسول میں اپنے ہی دورِ خلافت میں محصور ہیں اور اپنے ہی گھر کی چار دیواری میں محبوس ہیں پانی روٹی سب بند —— اسی حالت میں قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ لاش تین دن بے گور و کفن پڑی رہتی ہے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے قانون نافذ نہیں کر سکے تھے۔ تب بھی عجمی مُشرکوں نے طوفانِ بدتمیزی برپا کیا ہوا تھا۔ آج بھی عجم کے مشرکوں کی سازشیں، دھن، دھونس، اور دھاندلی کے مشرکانہ ہتھکنڈوں سے اہلِ حق کا ناحق خون بہایا جا رہا ہے لیکن خون بہا تک نہیں دیا جاتا تب سیدنا مُعاویہ رضی اللہ عنہ نے قاتلینِ عثمان سے قصاص لیا اور سیدنا عثمان شہید کا خوں بہا وارثوں کو ادا کیا آج بھی کوئی وارثِ معاویہ رض ہی مولانا حق نواز کا قصاص لے گا اور قاتلینِ حق نواز کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گا پھر مولانا حق نواز کی شہادت کا دن بھی تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے قریب تر ہے موجودہ وفاقی وصوبائی حکومتیں جن استبدادی طریقوں سے اپنی اپنی حکومتوں کی بقاء واستحکام کی سرد جنگ لڑ رہی ہیں ان سے کسی انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی لیکن پنجاب حکومت جو پنجاب میں حق وصداقت کا ڈنکا بجانے کی دعویدار ہے اس سے ایک ہی سوال ہے کہ مولانا حق نواز رحمۃ اللہ علیہ سمیت پنجاب میں یہ ۱۱ واں قتل ہے حکومتِ پنجاب کا عدل وانصاف کا دعویٰ کیا ہوا —— ؟ یہاں کچھ نہیں کرو گے تو ایک بہت بڑی بارگاہ میں پیش ہو کر کیا کرو گے؟ کیا منہ لے کر جاؤ گے وہاں؟ یہی سوالات وفاقی حکومت سے بھی ہیں اور مزید یہ کہ اگر بھٹو کا قاتل ضیاء ہے تو حق نواز کی قاتل ......

## پاکستان اور ایران

گزشتہ دِنوں ایک دہشتناک خبر قومی اخبارات میں چھپی کہ ایران کے کمانڈوز پاکستانی سرحد پار کر کے تفتان کے علاقہ میں داخل ہوئے اور سردار بلوچ خاں کو قتل کر کے بڑے آرام سے ایران واپس چلے گئے۔ اس سے پہلے بھی وہ ایک مرتبہ پاکستانی حدود میں ڈاکوؤں کی طرح آئے اور سردار بلوچ خاں کی دکان تباہ کر گئے تھے (روزنامہ "جنگ" لاہور